

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

غیر مقلدین کے عقائد

از قلم

مولانا محمد انصاری باجوہ مدظلہ

شعبہ تحقیق و تصنیف

اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ راولپنڈی

اتحاد اہل سنت والجماعۃ پاکستان

تقریظ

فقیر العصر حضرت مولانا مفتی ابوسلمان صاحب دامت برکاتہم

دارالافتاء جامعہ اسلامیہ صدر، راولپنڈی

بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ تعالیٰ نے دنیا آباد کی اور لوگوں کی ہدایت کے لیے انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ جاری فرمایا مصلح اور ہادی آتے رہے حتیٰ کہ داعی اعظم محمد ﷺ تشریف لائے انہوں نے دین کی محنت فرما کر انتقال فرمایا ان کے انتقال کے بعد جب صحابہ رضی اللہ عنہم سے مسئلہ پوچھا جاتا تو وہ قرآن اور پھر سنت سے جواب دیتے تھے اور جب ان میں مسئلہ نہ پاتے تو اجتہاد کرتے جیسا کہ ابوداؤد کی حضرت معاذ رضی اللہ عنہ والی روایت اس پر شاہد و عدل ہے۔ حدیث:- کیف تقضی اذا عرض لک قضاء قال القضی بكتاب الله قال فان لم تجد فی كتاب الله قال فبسنة رسول الله ﷺ قال فان لم تجد فی سنة رسول الله ولا فی كتاب الله قال اجتهد برائی ولا آلو فضرب رسول الله ﷺ صدره فقال الحمد لله الذی وفق رسول رسول الله لما یرضی رسول الله ﷺ.

(ابوداؤد جلد دوم ص ۱۵۰ باب اجتہاد الرائی فی القضاء)

ترجمہ:- اے معاذ جب تمہارے سامنے کوئی معاملہ اور مقدمہ پیش ہو تو کس چیز کے ساتھ فیصلہ کرو گے؟ تو آپ نے عرض کیا اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ساتھ اس پر آپ نے فرمایا اگر تم اس معاملہ کا حل کتاب اللہ میں نہ پاؤ تو؟ آپ نے عرض کیا اللہ کے رسول کی سنت کے ساتھ آپ نے فرمایا اگر ان دونوں میں اس معاملہ کا حل نہ پاؤ تو؟ آپ نے عرض کیا کہ اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اس پر آپ نے فرمایا سب تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے اپنے رسول ﷺ کے رسول کو اس بات کی توفیق دی کہ جس سے وہ خوش ہوتا ہے اور اسی کو پسند کرتا ہے۔

۱۔ یہ روایت مسند احمد، ابن عدی، طبرانی، بیہقی، تلخیص الحکم اور صحاح ستہ کی دو کتب ابوداؤد اور ترمذی

میں موجود ہے۔

۲۔ خطیب بغدادیؒ نے اس کو متصل عبادہ بن نسی سے اور انہوں نے عبدالرحمن بن غنم اور انہوں نے معاذ سے روایت کیا ہے اور راویوں کے قوی اور ثقہ ہونے کے اعتبار سے یہ روایت صحیح ہے۔

۳۔ ابن القیم اعلام الموقعین میں فرماتے ہیں کہ جب گروہ کے گروہوں نے اس کو روایت کیا (اور تمام فقہاء نے اس سے دلیل پکڑی) تو اس کی صحت اور مشہور روایت ہونے میں شبہ نہیں ہے (۱-۷۳)

۴۔ امام الحرمین نے اس روایت کی توثیق کی ہے ”کافی العمدہ“

۵۔ ابن القیمؒ فرماتے ہیں کہ معاذ کے ساتھی تو علم و عمل کے اعتبار سے معروف ہیں لہذا ان کی جہالت معزز نہیں ہے (۱-۷۳)

۶۔ حارث بن عمرو مجہول نہیں بلکہ حافظ ابن حجرؒ نے تہذیب میں اس کے بارے میں ابن عدی سے نقل

کیا ہے کہ یہ راوی اس روایت سے معروف ہے اور ابن حبانؒ نے اس کو ثقات میں ذکر کیا ہے (ج ۲-ص ۱۵۲) یہی وجہ ہے کہ اجتہاد میں اختلاف ہوتا ہے تو صحابہ کے اجتہادی مسائل میں بھی آپس میں اختلاف ہے۔

جن کیلئے ابو داؤد اور ترمذی کا مطالعہ بہتر ہے۔ صحاح اور باقی احادیث کی کتابوں میں صحابہ کرامؓ کے سترہ ہزار

فتاویٰ موجود ہیں جو انہوں نے دیئے ہیں اکثر کے ساتھ قرآن و سنت کی دلیل نہیں ہے اور ایسے مفتی صحابہ ایک

سوا نچاس ہیں (حجۃ اللہ البالغہ۔ اعلام الموقعین) اور باقی دیگر صحابہ اور تابعین ان ہی کے فتاویٰ پر چلتے تھے اور یہ

ہی تقلید ہے۔ ائمہ اربعہؒ نے اجتہاد کے اصول و فروع مدون فرمائے قرآن و سنت کو دیکھا اور بعض ائمہ نے بعض

صحابہ اور بعض ائمہ نے بعض صحابہ کے اقوال کو لیکر فقہ کے اصول و ضوابط مدون کیے ہیں اور ہم ان ہی کے پیچھے

چلتے ہیں صرف دو مسائل میں جہاں ظاہری اور فروعی اختلاف ہے۔ مثلاً

نمبر ۱۔ جیسے رفع یدین ہے یا نہیں۔ آمین اونچی یا آہستہ آواز سے، خون سے وضو نوتا ہے یا نہیں اب یہاں

دونوں طرف روایات ہیں۔ (ابوداؤد اور ترمذی کے ابواب دیکھیں)

اب یہاں پر ہم ایک امام کی ترجیح کی طرف چلے جاتے ہیں دو کی تو مان نہیں سکتے خون سے وضو کریں یا نہ

کریں۔ نمبر ۲۔ جو مسائل قرآن و حدیث میں صراحۃً نہیں ہیں۔ جیسے ۱۰۰ بھینسوں میں کتنی زکوٰۃ ہے

کیا شیر بہر حرام ہے۔ نماز میں کتنے فرائض واجبات ہیں۔ (اسکی واضح صراحت نہیں ہے)

اب ہم اصل بات کی طرف آتے ہیں کہ ہمارے غیر مقلد حضرات تقریروں اور تحریروں میں فرماتے ہیں کہ قرآن وحدیث کو مانو اور باقی چیزوں کو چھوڑ لیکن جب مناظرہ ہوتا ہے یا ان پر سوالات کیے جاتے ہیں تو پھر یہ اجماع اور قیاس کو بھی مان جاتے ہیں تو آج کل یہ حضرات فرماتے ہیں کہ خفیوں دیوبندیوں کے عقائد ٹھیک نہیں۔ حضرت مولانا محمد امین صفدر اودھوؒ آج سے پندرہ بیس سال پہلے فرمایا کرتے تھے کہ ایک زمانہ آنے والا ہے جس میں یہ آمین اور رفع یدین والے مسائل پر ہار جائیں گے تو پھر یہ کہیں گے۔ کہ آپ کے عقائد ٹھیک نہیں۔ غیر مقلد حضرات اور عوام الناس سے التماس ہے کہ ہماری عقائد کی کتابوں میں کوئی کوتاہی نہیں دکھا سکتے ہمارے اکابر کی جو اصلاحی کتبیں ہیں ان سے عبارات نقل کرتے ہیں اور عنوان باندھتے ہیں کہ ان کا عقیدہ یہ ہے۔ اگرچہ وہ کشف و کرامات شطیحات ہوتے ہیں۔ فطہ اسکو کہتے ہیں کہ وہ بات شدت محبت سے نکلے اگرچہ ظاہر اقرآن وسنت کے خلاف ہو اس میں کسی بزرگ کی اتباع جائز نہیں۔ اس کی مثال جیسے حدیث شریف کا مفہوم ہے۔ کہ کسی آدمی سے جنگل میں سواری مع اسباب گم ہو جائے اور آدمی مرنے کے لیے اپنے آپ کو تیار کر لے اور وہ اچانک مل جائے تو آدمی فرط محبت میں کہے۔ اے اللہ! میں تیرا رب ہوں تو میرا بندہ۔

(صحیح مسلم جلد ۲ ص ۳۵۵)

غیر مقلد حضرات کہتے ہیں کہ ہم مقلدوں کے ساتھ عقیدے پر بات کرتے ہیں کیونکہ ان کے عقیدے ٹھیک نہیں۔ ہم ان پر سوال کر کے کہتے ہیں۔ کہ عقیدے کی تفصیل بتاؤ قرآن وحدیث کے اعتبار سے اور شریعت کا خلاصہ کتنی چیزیں ہیں۔ ہم تو کہتے ہیں کہ پانچ چیزیں ہیں عقائد، عبادات، کاروبار، اخلاق اور سیاست و خلافت۔ آپ کے نزدیک شریعت کا خلاصہ کتنی چیزیں ہیں۔ بات قرآن وحدیث سے کریں۔ ایک تو آپ کی مصیبت یہ ہے کہ ہماری تقلید کی تمام باتوں پر آپ دن رات چلتے رہتے ہیں اور آپکو پتہ نہیں۔ مثلاً امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ کو تو فرض کہتے ہیں لیکن نماز کے اور فرائض نہیں سنا سکتے؟ سجدہ سہو کا کہنے ہیں لیکن مقامات نہیں بتا سکتے کہ کتنی جگہ پر سجدہ سہو کرنا ہے رفع یدین کو سنت کہتے ہیں لیکن نماز میں اور سنتیں نہیں بتا سکتے؟ ہم تو کہتے ہیں کہ نماز میں ۱۳ فرائض، ۱۳ واجبات، ۱۸ مفسدات، ۲۲ سنتیں اور ۵۴ مستحبات ہیں۔ تم نے صرف

یہ نعرہ لگانا ہے کہ امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ فرض ہے۔ لیکن جب ہم دوسرے فرائض کا پوچھتے ہیں تو آپ یا تو جواب دیتے ہیں کہ ہم فرض کو مانتے ہی نہیں ہم کہتے ہیں کہ اگر تم فرض کو مانتے نہیں تو سورۃ فاتحہ کو فرض کیوں کہتے جب ہم تم سے دیگر فرائض کا پوچھتے ہیں تو آپ کہتے ہیں کہ قرآن وحدیث میں ہیں ہی نہیں۔ تم نے لوگوں کو پورا تو دین نہیں سمجھایا اور کبھی کہتے ہو کہ حضور ﷺ کی طرح نماز پڑھو جس طرح حضور ﷺ نے پڑھی ہے تو عام آدمی سمجھ جاتا ہے کہ آپ کا سمجھانا ناقص ہے کامل نہیں۔

اور جب آپ نے ہمارے بارے میں یہ کہا کہ ان کے عقائد ٹھیک نہیں تو ہم نے بھی آپ کے سامنے آپکا آمینہ پیش کر دیا کہ آپ کے عقائد کتنے خراب ہیں؟ لہذا جو ابکم فہو جوابنا۔ وان تعودوا نعد لیکن اس سے پہلے ایک اہم اعلان

نمبر ۱:- کہ آپ اگر مثلاً کہیں کہ یہ ہمارے علماء نہیں جبکہ آپ کے بڑے بڑے علماء نے تو ان کی تعریف کی ہے۔
نمبر ۲:- وحید الزمان صاحب کا ترجمہ ہر غیر مقلد کے گھر میں موجود ہے اب تمام غیر مقلدین حضرات سے گزارش ہے کہ آپ کے دس بڑے بڑے علماء کے دستخطوں کے ساتھ یہ بات منظر عام پر آجائے رسائل میں بھی اور غزوہ اخبار میں بھی کہ نواب صدیق حسن خان اور وحید الزمان صاحب ہمارے علماء نہیں۔ ان کی کتابیں پڑھنا حرام ہے اور اسی طرح کے اپنے اور غیر مستند علماء کی بھی فہرست پیش کریں آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔
اب آپ کے عقائد کا یہ ایک اجمالی خاکہ پیش خدمت ہے ملاحظہ فرمائیں۔

تقریظ

خطیب اہلسنت والجماعت فاضل نوجوان حضرت مولانا محمد شفیق الرحمن صاحب دامت برکاتہم

نائب امیر اتحاد اہلسنت والجماعت پنجاب

مدرس دارالعلوم فاروقیہ، دھیمال کمپ، راولپنڈی

خطیب مرکزی جامع مسجد صدیقی اکبرؑ گرجاروڈ، راولپنڈی

”آنحضرت ﷺ کا فرمان جسکا مفہوم یہ ہے کہ قرب قیامت میں فتنے اتنی شدت کے ساتھ آئیں گے جیسا کہ تسبیح کا دھاگہ ٹوٹ جانے سے دانے گر کر کرتے ہیں مگویا یہ کیفیت ہوگی کہ انسان صبح مسلمان ہوگا شام کو کافر شام مسلمان ہوگا صبح کافر۔ اگر ان فرمان مبارکہ پر ہم غور کریں تو انداز بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ یقیناً ایسے ہی زمانے میں ہم جی رہے ہیں۔ ہر آئے دن نئے نئے فتنے قلی کوچوں میں برساتی مینڈکوں کی طرح نکل کر دعوت گمراہی دیتے اور مسلمانوں کے ایمان و عقیدے کو خراب کرنے کے لیے نظر آتے ہیں۔ اور اس پرستم یہ کہ بغل میں چھری اور منہ سے رام رام کا مصداق یہ طہرین اپنے گمراہ کن نظریات و عقائد کو قرآن و حدیث کے بارے میں پیش کرتے ہیں۔ تاکہ آسانی سے سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کیا جاسکے۔

انہیں گمراہ فتنوں میں سے انگریز کا لگایا ہوا ایک خود ساختہ پودا فتنہ غیر مقلدین (نام نہاد احمدیہ) نامی فرقہ بھی ہے جو ”لباس خضریٰ میں راہزن“ کا کردار ادا کرتے ہوئے امت کو سلف صالحین اور ائمہ مجتہدین سے بدظن اور اکابرین و اساطین ملت کی تکفیر کے مشن پر عمل پیرا ہے۔ تاکہ امت کے اتحاد و یکجہتی کو پارہ پارہ کر کے انگریز کی سازشوں کو پروان چڑھا سکے آئے دن علمائے حقہ پر کچڑا اچھالتا اور ان فرشتہ صفت شخصیات پر کفر کے فتوے لگانا ان مدعیان قرآن و حدیث کا وطیرہ بن چکا ہے۔ مگر ان کا اصل روپ اور چہرہ کیا ہے۔۔۔؟ اور اس طبقے کے اپنے گمراہ کن نظریات و عقائد کیا ہیں؟ فاضل مؤلف، مناظر اسلام مولانا محمد انصاری باجوہ حفظہ اللہ نے زیر نظر رسالہ میں نہایت اختصار کیساتھ اور جامع انداز میں ان کو رجسٹروں کو آئینہ دکھانے کی کوشش کی ہے اور یہ دعوت دی ہے کہ

اتقی نہ بدعیا کئی داماں کی حکایت

دامن کو ڈرا دیکھو را بند قبا دیکھو

دعا ہے کہ اس کاوش کو ذات باری مسلمانوں کے لیے نافع اور گمراہوں کے لیے ہدایت کا ذریعہ بنائے۔ آمین

ابتدائیہ

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسول
النبي الكريم وعلى آله واصحابه اجمعين اما بعد .

برادران اہلسنت والجماعت! یہ بات تو اظہر من الشمس ہے کہ فرقہ غیر مقلدین کا ظہور برصغیر میں انگریز دور کی ایک یادگار ہے۔ اس سے قبل اسلامی بارہ صدیوں میں پوری دنیا میں کہیں بھی اس فرقے کا نام و نشان نہیں پایا جاتا تھا۔ جس کا ثبوت اصل کتابوں کے حوالہ سے آخر میں بغیر تمبرہ کے نوٹ دے دیا ہے۔ قارئین خود فور فرمائیں۔ چنانچہ ہمارے بار بار مطالبہ پر کہ اپنی تاریخ ثابت کرو ان بیچاروں پر مرگ کی سی کیفیت طاری ہے۔ اور یہ لوگ زہر کا پیالہ تو پی لیں گے لیکن اپنی تاریخ ثابت کرنے کیلئے میدان میں نہیں آئیں گے۔ چنانچہ ان لوگوں نے اپنے ظہور پذیر ہونے کے بعد ابتداء تو اہلسنت والجماعت سے رفع الیدین، قراءت خلف الامام، آمین، ٹانگیں چوڑی کرنا وغیرہ مسائل میں اختلاف کیا جس کا الحمد للہ احناف نے مثبت انداز سے بھرپور جواب دیا۔

لیکن ابھی چند سالوں سے یہ لوگ ان مسائل پر مسلسل ذلت امیز شکستوں کے بعد اہلسنت والجماعت کے کشف اور کرامات کے واقعات کو عقائد کا نام دے کر عوام کو دھوکہ دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ علماء دیوبند کے یہ عقائد ہیں۔ جس کا واضح ثبوت مشہور غیر مقلد مسٹر طالب الرحمن کی کتاب دیوبندیت تاریخ و عقائد اور آئیے عقیدہ سیکھے وغیرہ ہیں۔ اس لیے ہم نے بطور نمونہ کے غیر مقلدین کے چند عقائد اور کشف و کرامات حتی الوسع انکی اصل کتب کے عکس کے ساتھ لکھی ہیں تاکہ کسی غیر مقلد کو انکار کی گنجائش نہ ہو۔ اگر ضرورت محسوس ہوئی تو انشاء اللہ مزید بھی لکھیں گے۔ محمد انصر باجوہ

علی مسئلۃ الاستواء کا بھی ذکر کیا ہے۔ (ہدایۃ المستفید ج ۱ ص ۹۴ مطبوعہ انصار السنۃ الحمد یہ لاہور)

۳۔ مشہور غیر مقلد عالم مولانا ابراہیم میرسیا لکوٹی صاحب لکھتے ہیں شیخ شیخا حضور پر نور نواب

صدیق حسن خان صاحب (تاریخ الحمد یت ص ۲۳۲ مطبوعہ مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور)

اور مشہور غیر مقلد عالم وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں ولہ تعالیٰ وجہ وعین وید و کف

وقبضۃ واصابع و ماعد و ذراع و صدر و جنب و حقو و قدم و رجل و ماق و کنف

کما تلیق ہدایۃ المقدسة۔ (ہدایۃ الہدی ص ۹ مطبوعہ شوکت الاسلام بنگلور)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ کا چہرہ اور آنکھ اور ہاتھ اور پھلی اور مٹھی اور انگلیاں اور کلائی اور بازو اور سینہ

اور پہلو اور کمر اور پاؤں اور ٹانگ اور پنڈلی اور سایہ اس کی شان کے مطابق یہ سب چیزیں ہیں۔

نوٹ:- اللہ تعالیٰ کے متعلق یہ تمام عقائد مجسمہ اور مشبہ جیسے گمراہ فرقوں کے تھے لیکن اب وہی فرقے

ایک نئے نام الحمد یت کے ساتھ ظہور پذیر ہوئے ہیں۔

(اللہ تعالیٰ ہر شکل میں ظاہر ہو سکتا ہے)

عقیدہ نمبر ۲:

غیر مقلدین کے علامہ وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں:

و يظهر في اى صورة شاء.

اللہ تعالیٰ جس صورت میں چاہے ظاہر ہو سکتا ہے۔ (ہدیۃ المہدی ص ۹۷)

یعنی جس طرح عیسائی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نعوذ باللہ عیسیٰ علیہ السلام کی شکل میں ظاہر ہوا اور ہندو کہتے ہیں کہ خنزیر اور کرشن اور رام چندر کی شکل میں ظاہر ہوا۔ سامری کہتا تھا کہ چھڑے کی شکل میں ظاہر ہوا۔ غیر مقلدین کے نزدیک یہ سب عقیدے درست ہوئے۔

نوٹ: مذکورہ عقیدہ غیر مقلدین کی ریڑھ کی ہڈی اور ان کے مذہب کے علامہ صاحب کا ہے جس کا ترمذی کے علاوہ صحاح ستہ اور موطا مالک وغیرہ کا ترجمہ ہر نام نہاد احمدیٹ بھائی کے گھر میں ہوتا ہے اور ان کی علمی خدمات کو جماعت اہل حدیث کی ترقی کا ذریعہ خود غیر مقلدین نے اپنی کتابوں میں تسلیم کیا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ جماعت اہل حدیث کی تصنیفی خدمات مصنف مولانا محمد مستقیم سلفی بنارس

۲۔ ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات مصنف مولانا ابوبکری امام خان نوشہروی۔

۳۔ حال ہی میں اکتوبر ۲۰۰۳ء میں شائع ہونے والی کتاب ۴۰ علماء اہل حدیث مصنف

عبدالرشید عراقی میں دسویں نمبر پر وحید الزمان کا تذکرہ کیا ہے اور ان کی تمام کتب نزل الابرار اور ہدیۃ المہدی وغیرہ بھی ذکر کی ہیں۔

۴۔ میر بدیع الدین شاہ راشدی نے ہدیۃ المستفید ص ۹۵ ج ۱ پر بھی وحید الزمان کو عالم باعمل فقیہ

وقت محبت السنۃ لکھ کر ان کی ایک عقیدہ کی کتاب کا ذکر بھی کیا ہے اور چودھویں صدی کے غیر مقلد علماء کے ساتھ اس کا ذکر کیا ہے۔

عقیدہ نمبر ۳: مذاق اور ٹھٹھہ کرنا اللہ کی صفت ہے (معاذ اللہ)

وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں۔

ومن الصفات الفعلية الحادثة الاستهزاء و السخرية

و المکر و الخداع و الکید۔ (ہدیۃ المہدی ص ۷)

ترجمہ۔ اور اللہ تعالیٰ کے صفات فعلیہ حادثہ میں سے مذاق اور ٹھٹھہ کرنا اور مکر کرنا

اور دھوکہ دینا، داؤ لگانا ہیں۔ نعوذ باللہ ایسی گھٹیا چیزوں کو اللہ کی صفات قرار

دیا ہے اور یہ عقیدہ غیر مقلدین کے اسی بزرگ کا ہے جس کا تعارف عقیدہ نمبر ۲

میں گزر چکا ہے۔

عقیدہ نمبر ۴: (نبی ﷺ کی سب باتیں اور سب کام اچھے نہیں) (معاذ اللہ)

مشہور غیر مقلد ابو عبد اللہ قصوری صاحب لکھتے ہیں:

سب افعال اور اقوال آنحضرت ﷺ کے تشریحی اور محمود نہیں ہیں اور عصمت مطلقہ

آپ کے واسطے ثابت نہیں ہیں ورنہ صحابہ آپ کی بعض خطاؤں پر اعتراض نہ

کرتے۔

(تحقیق الکلام فی مسئلہ البیعة والاہام ص ۴۴، ۴۵ مصنفہ ابو عبد اللہ قصوری عرف غلام علی، مطبوعہ ریاض ہند

پر پریس امرتسر، بحوالہ غیر مقلدین کے متعلق عرب و عجم کے فتوے)

عقیدہ نمبر ۵:- (نبی ﷺ کے رائے کوئی معتبر نہیں) نعوذ باللہ تعالیٰ

غیر مقلدین کے مشہور عالم محمد جونا گڑھی صاحب لکھتے ہیں:

سنیے جناب! بزرگوں کی مجتہدوں اور اماموں کی رائے، قیاس اجتہاد و استنباط اور ان کے اقوال تو کہاں؟ شریعت اسلام میں تو خود پیغمبر ﷺ بھی اپنی طرف سے بغیر وحی کے کچھ فرمائیں تو وہ حجت نہیں۔ (طریق محمدی ص ۵۷ مطبوعہ لاہور) آگے لکھتے ہیں تعجب ہے کہ جس دین میں نبی کی رائے حجت نہ ہو اس دین والے ایک امتی کی رائے کو اصل اور حجت سمجھنے لگیں۔ (طریق محمدی ص ۵۷)

نوٹ:- یہ محمد جونا گڑھی صاحب وہ شخص ہیں جن کے ترجمہ کو غیر مقلدین غمناک تر جیسے کے طور پر متعارف کراتے ہیں۔

۵۔ طریق محمدی

یہ طرح ہے جو ہے نہ رہیں گے جس طرح آج تک ہے۔ درحقیقت اگر ان سے سادہ چاہے خوب سوچ کر دیکھیں تو ان کی عقل اور اس عقیدہ کو بھڑا جانے سے زیادہ سے زیادہ عقلیں آپ کو دلائل کی تلاش سکا ہے کہ کوئی دہاد ٹیڑھی نہ بھی آپ کو مٹا دے۔ لیکن ان لوگوں اور اس عقیدہ کے بچے گئے رہنے سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حکم دہی لازم آتی ہے! براہیہ اگر اس میں میں میں اس میں میں ضرور بھٹکا ہے۔ گ۔ و کیف حریف ما سر کسم ولا سحر و سحر کسم کہ کہ سائے عالم سر نہ عینیک مسخا فای فسر عین اس لا سر نہ کسم نقص۔

حضور ﷺ سے کہہ کر برائی اور بدی کرنے والے خود تو اسے نہیں اور دوسرے جو اس فعل سے بڑی اور بڑا ہیں اور اس کے کو حق؟ حق ہے کہ اسے ڈرنا چاہیے جو کرم ہے نہ اسے جو ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے رسولؐ سے



سنیے! سادہ چارگوں کی مجتہدوں اور اماموں کی رائے قیاس اجتہاد و استنباط اور ان کے اقوال تو کہاں؟ شریعت اسلام میں تو خود پیغمبر ﷺ بھی اپنی طرف سے بغیر وحی کے کچھ فرمائیں تو وہ حجت نہیں۔ (طریق محمدی ص ۵۷ مطبوعہ لاہور)

عقیدہ نمبر ۶:- (انبیاء علیہم السلام معصوم نہیں) خود باللہ

غیر مقلد عالم حسین خان صاحب لکھتے ہیں:

انبیاء علیہم السلام سے احکام دینی میں بھول چوک ہو سکتی ہے۔

(رد تھلید بکتاب الجید ص ۱۳ مؤلفہ مورانا حسین خان مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی بحوالہ جامع اشواہد ص ۴)

اس کا عکس ص ۵۱، ملاحظہ فرمائیں۔ اس کتاب پر مولوی نذیر حسین دہلوی اور جناب شریف حسین دہلوی وغیرہ اکابر غیر مقلدین کی مہریں اور دستخط بھی ہیں۔

عقیدہ نمبر ۷:- (بارہ امام اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا معصوم ہیں)

مشہور غیر مقلد عالم مثلاً معین ٹھٹھوی سندھی صاحب لکھتے ہیں:

بارہ امام اور حضرت فاطمہ الزہرا معصوم ہیں۔ یعنی ان سے خطا کا ہونا محال ہے

نیز عصمت آنحضرت ﷺ کی عقلی ہے اور عصمت امام مہدی کی نقل سے

ثابت ہے۔ (دراسات الملیہ ص ۲۲۹، ۲۳۹ مطبوعہ لاہور)

عقیدہ نمبر ۸:- (غیر مقلدین کے انبیاء میں رام چندر اور کچھن بھی ہیں)

غیر مقلدین کے علامہ وحید الزماں صاحب لکھتے ہیں:

ولهذا ما ينبغي لنا ان نجحد نبوة الانبياء الا عربين الذين
لم يزكهم الله سبحانه في كتابه وعرفه بالتواتر بين قوم
ولو كفار انهم كانوا انبياء صلحاء كرام چندر ولجهمن و
كشن جي بين الهند و زراتشت بين الفرس و كنفسوس
و بدھا بين اهل الصين و جاپان ، و سقراط و فيثا غورس
بين اهل اليونان بل يجب علينا ان نقول آما بجميع
انبيائه و رسله لان فرق بين احد منهم و نحن له مسلمون۔

(ہدیۃ الہدی ص ۸۵ ج ۱ مطبوعہ شوکت الاسلام بنگلور)

ترجمہ -

ہمارے لئے جائز نہیں کہ ہم دیگر انبیاء کی نبوت کا انکار کریں جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن میں نہیں کیا اور کافروں میں تواتر کے ساتھ وہ معروف ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ نیک انبیاء تھے جیسے رام چندر، بھگمن، کرشن جی جو ہندوؤں میں ہے اور زراشت جو زرتھوشتیوں میں ہیں اور کنفیوس اور مہاتما بدھ جو چین اور جاپان میں ہے اور سقراط اور فیثاغورس جو یونان میں ہیں ہم پر واجب ہے کہ ہم یوں کہیں ہم ان تمام انبیاء و رسل پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی ایک میں بھی فرق نہیں کرتے۔ اور ہم ان سب کے فرمان بردار ہیں۔

حیدرآباد صاحب لکھتے ہیں

(هدیۃ المہدی ص ۲۵)

ترجمہ:- اگر کوئی یہ عقیدہ کہے کہ نبی ﷺ یا حضرت علیؑ یا کوئی اور اولیاء اللہ میں سے عام لوگوں سے زیادہ سن سکتا ہے حتیٰ کہ تمام نیا اور زمین کے کناروں دور و نزدیک سے سن لیتے ہیں تو یہ شرک نہیں۔

[illegible][illegible]

وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں: وبهذا ظهر ان ماتقولہ العامة یا رسول اللہ اویا

(حدیث: اسہدی ص ۲۳)

ترجمہ:-

یا غوث پکارتے ہیں تو محض پکارنے سے ہم شرک کا حکم نہیں لگائیں گے۔

نوٹ:- آج کل چونکہ غیر مقلدین محض اس طرح پکارنے کو شرک کہتے ہیں۔ اس لیے ان کے علماء کا عقیدہ آج کل کے اس فتوے کے لحاظ سے شرکیہ ہوگا۔



5/14

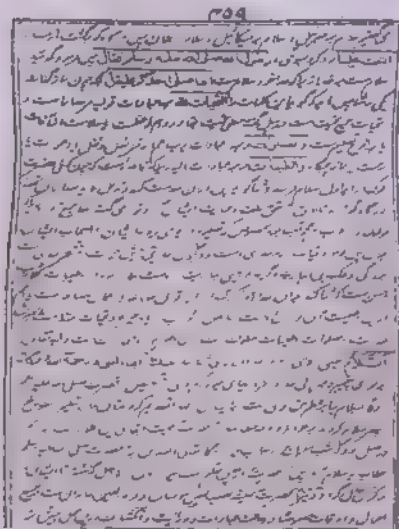
[illegible]

عقیدہ نمبر ۱۱:- (نبی کریم ﷺ ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں)

غیر مقلدین کے مجدد و ناب صدیق حسن خان صاحب لکھتے ہیں:

نبی کریم ﷺ ہر آن اور ہر حال میں مومنین کے مرکز نگاہ اور عابدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں۔ خصوصاً عبادت کی حالت میں کیونکہ اس حالت میں انکشاف اور نورانیت زیادہ قوی اور شدید ہوتی ہے۔ بعض عارفین کا قول ہے کہ تشہد میں ایہا النبی کا یہ خطاب ممکنات اور موجودات کی ذات میں حقیقت محمدیہ کے سرایت کرنے کے اعتبار سے ہے۔ چنانچہ حضور اکرم ﷺ نماز پڑھنے والوں کی ذات میں موجود اور حاضر ہوتے ہیں اس لئے نماز پڑھنے والے کو چاہیے کہ اس بات کا خصوصیت کے ساتھ خیال رکھے اور آپ ﷺ کی اس حاضری سے غافل نہ ہو۔ تاکہ قرب و معیت کے انوارات اور معرفت کے اسرار حاصل کرنے میں کامیاب رہے۔ (مسک الختام فی شرح بلوغ المرام ۲۵۹، ۲۶۰)

نوٹ:- مذکورہ حاضر ناظر کا عقیدہ رکھنے والے مذہب الحمدیٹ کے بانی اور قائل قدر شخصیت ہیں جن کا تعارف عقیدہ نمبر ایک میں ملاحظہ فرمائیں۔



Handwritten notes at the bottom of the page, likely a continuation of the text or a separate entry. The text is written in the same calligraphic style as the main manuscript.

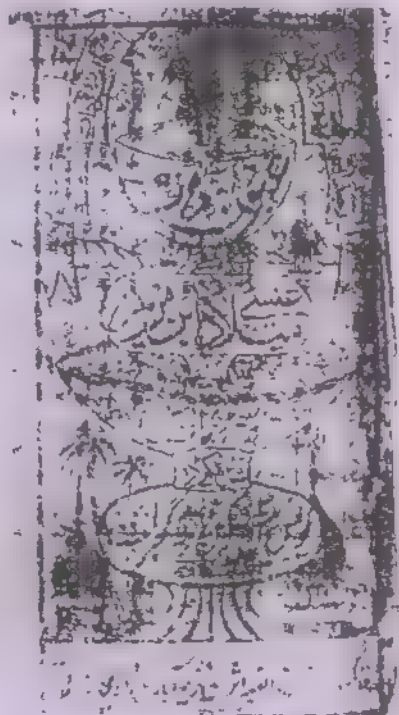
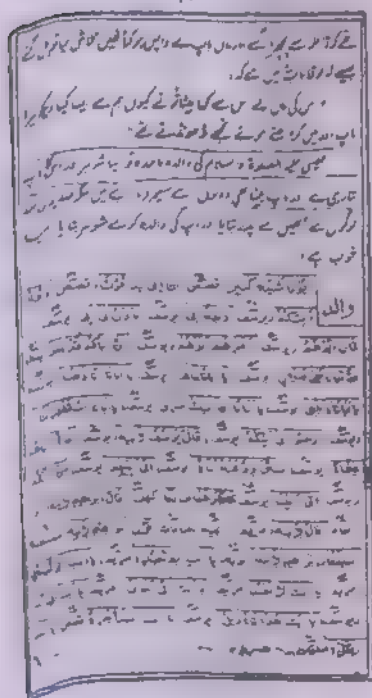
عقیدہ نمبر ۱۲ :- (حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا نہیں ہوئے) نعوذ باللہ

مشہور غیر مقلد عالم عنایت اللہ ٹری صاحب لکھتے ہیں:

عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ تو اپنا شوہر اور اس کا باپ بتا رہی ہے اور باپ بیٹا بھی دونوں اسے تسلیم فرما رہے ہیں۔ مگر صدیوں بعد لوگوں نے انہیں بے پدر بتایا اور آپ کی والدہ کو بے شوہر بتایا کیا خوب ہے۔

(عیون زمزم فی میلاد عیسیٰ بن مریم ص ۳۰ مصنف عنایت اللہ اثری)

نوٹ: اس عقیدہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے والد ثابت کیا گیا ہے۔ حالانکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے قرآن ہی بتایا ہے۔



عقیدہ نمبر ۱۳:- (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی پر چڑھا دیا گیا) خوزہ اللہ غیر مقلدین کے منظر ابوالکلیم اشرف سلیم صاحب لکھتے ہیں۔

ہر نبی کو اللہ نے اس کی شان و مرتبہ کے مطابق معراج کرائی حضرت آدم کو جنگل میں مقام توبہ پر معراج کرائی، حضرت نوح کو جبل جودی کے مقام پر معراج کرائی حضرت ابراہیم کو آگ میں معراج کرائی، اسماعیل کو چھری کے نیچے معراج کرائی اور حضرت عیسیٰ کو صلیب پر معراج کرائی۔

(میزان الحکمتین ص ۳۶ بحوالہ حدیث اور الحمدیث ص ۳۸)

قارئین اندازہ کیجیے کہ سنجی اداکاری میں اشرف سلیم صاحب کس طرح ہر نبی کو معراج کر رہے ہیں۔ حضرت عیسیٰ کے متعلق یہودیوں اور عیسائیوں کا عقیدہ تو ہے کہ وہ سولی پر لٹکا دیے گئے۔ لیکن مسلمان کہلانے والوں میں سوائے غیر مقلدین کے کسی کا بھی یہ عقیدہ نہیں۔ اور انہوں نے یہ عقیدہ یہودیوں اور عیسائیوں سے لیا ہے جیسا کہ انہوں نے اپنا نام الحمدیث بھی ان سے ہی لایا تھا۔ اللہ تعالیٰ تو صاف فرماتے ہیں وما قتلوه وما صلبوه ولكن شبه لهم (سورۃ النساء آیت نمبر ۱۵) ترجمہ: اور انہوں نے نہ تو ان کو قتل کیا اور نہ سولی پر چڑھایا لیکن وہی صورت بن گئی ان کے آگے۔

عقیدہ نمبر ۱۶۔ (قبروں کا طواف اور سجدہ کرنا کوئی شرک نہیں)

وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں:

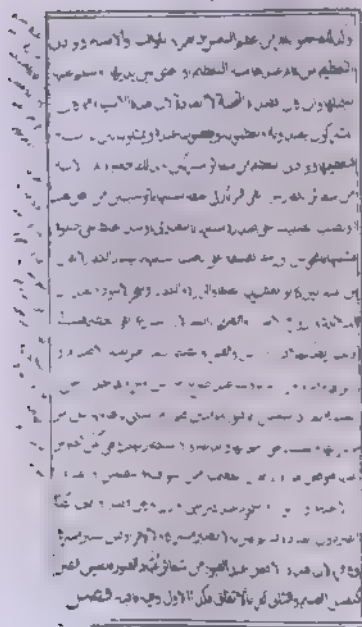
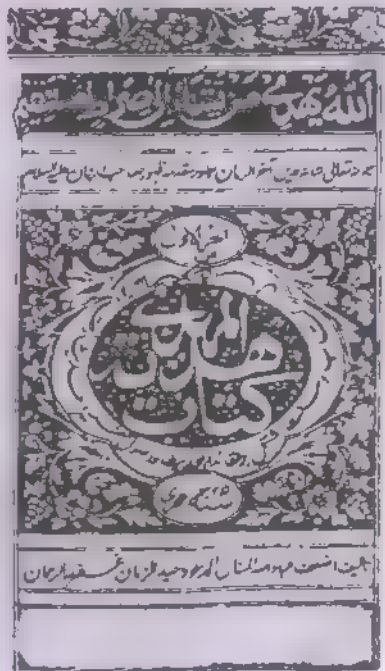
فلو فعل هذه الافعال التعظيمة مثل الطوف او التقيل او القيام

او الاصحنا او الركوع او السجود عند فريضة او ولي وكان

قصده التحية لصاحب القبر دون العبادة وبإثم غير أنه لا يصير

مشرکاً ولا کافراً۔ (حمدۃ المہدی ص ۱۵)

ترجمہ: پس اگر یہ افعال تعظیہ جیسے طواف کرنا یا بوسہ دینا یا قیام کرنا جھکنا یا رکوع کرنا یا سجدہ کرنا نبی کریم ﷺ یا کسی ولی کی قبر کے سامنے ہو۔ اور مقصد قبر والے کو سلام ہو عبادت نہ ہو تو شرک نہیں ہے ہاں سرف گنہگار ہوگا۔



فہمسی ربی ان انولف کتاب حامعاً للعقائد والاصول کہ میرے رب نے مجھے اہم کیا کہ میں ایک ایک کتاب لکھوں جس میں عقائد اور اصول ہوں۔ میں نے اس کا نام ہدیہ مہدی اس لیے رکھا ہے تاکہ حضرت مہدی کیلئے یہ کتاب ہدیہ بنے۔

یاد رہے کہ اس کتاب میں تمام مسائل غیر مقلدین کے مذہب کے مطابق لکھے ہوئے ہیں چنانچہ ایک نظر ملاحظہ فرمائیں۔ ہدیہ المہدی کے صفحہ 4 پر لکھا ہے کہ ہم اہل حدیثوں کے صرف دو اصول ہیں۔ اور ص 3 پر تمام مقلدین کو بدعتی کہا ہے اور ص 102 پر مجتہدین کے اقوال کو اونٹوں کی لید اور گدھوں کی لید سے تشبیہ دی ہے اور یہی صاحب اپنی دوسری کتاب کنز الحقائق من فقہ خیر الخلائق (جو کہ فقہ حنفی کی معتبر کتاب کنز الدقائق کے مقابلے میں لکھی گئی ہے) کے ص 20 پر چار رکعت نماز میں 10 جگہ نماز میں کندھوں تک رفع یدین کرنا اور جلسہ استراحت، اونچی آمین کہنا اور سینے پر ہاتھ باندھنے کو سنت لکھا ہے اور ص 18 پر اذان میں ترجیع اور اقامت میں ایثار کو مستحب لکھا ہے اور ص 15 پر گڑی اور پتلی جرابوں پر مسح کو جائز اور ص 13 پر تیمم میں ایک ضرب چہرے اور ہاتھوں کیلئے اور ص 12 پر پانی میں وقوع نجاست سے تغیر احد الاوصاف نہ ہو تو وضو جائز لکھا ہے۔ اور ص 28 پر تین طہق کے ایک ہونے کا قول اور ص 129 پر چھ اشیاء کے علاوہ ہر چیز میں سود کے جواز کا فتویٰ اور ص 51 پر عورت کے مسجد میں اعتکاف بیٹھنے کا جواز لکھا ہے اور یہ تمام کے تمام مسائل بانیان غیر مقلدین یعنی شمس العلماء، شیخ الکل فی الکل میاں نذیر حسین دہلوی، نواب صدیق حسن خان، وحید الزمان صاحب سے لے کر آج کے غیر مقلدین تک متفق علیہا ہیں اور برصغیر میں ان حضرات سے قبل کوئی بھی شخص ان مسائل کو اختیار کرنے والا نہ تھا اور نہ ہی کوئی ان مسائل پر عمل کر کے اپنے آپ کو احمدیٹ کہلاتا تھا۔ اور آج بھی غیر مقلدین کے علاوہ برصغیر کا کوئی مسلمان ان مسائل کو نہیں مانتا ثابت ہوا کہ ہندوستان میں فرقہ غیر مقلدین کی داغ بیل ڈالنے والے یہی حضرات تھے لہذا آج کل کے بعض غیر مقلدین کا ان کو غیر مقلد نہ سمجھنا یہ ان کے ساتھ زیادتی

ہے جبکہ بنجیدہ و حسن مند غیر مقلدین آج بھی اپنے ان محسنوں کو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔
 کیونکہ یہی وہ ان کے اکابر تھے جن کی دن رات کی خشک محنتوں سے غیر مقلدین کو احمدیث نامہ
 ارنمنٹ ہوا اور ہندوستان میں ان کے بقول عمل بالحدیث کی ترویج ہوئی۔ لہذا غیر مقلدین اپنے ان
 اکابرین کے عقائد پر ٹھنڈے دل سے غور کریں اور اگر یہ آپ کے اکابر نہیں ہیں۔ تو پھر ان کو واضح طور پر
 کافر و مشرک و دجس و گمراہ اور گمراہ کنندہ لکھ دیں۔

میری ترمذی مسلمانوں سے اپیل ہے کہ وہ غیر مقلدین کے ان عقائد کو اچھی طرح پڑھیں اور ان کے
 ظاہری توحید کے نعرے سے دھوکہ نہ کھائیں اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اس فتنہ سے محفوظ فرمائیں۔

آمین

نوٹ۔۔ الحمد للہ اہل السنۃ و الجماعت احناف کی مسلسل پیش قدمی کی وجہ سے دنیائے غیر مقلدیت آج اپنے دو اصولوں (صرف قرآن وحدیث) سے سنا رہ کش ہو کر چار اصولوں پر آگئی ہے اور یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ ہم بھی اہل سنت کی طرح چار اصول قرآن، سنت، اجماع، قیاس شرعی کو مانتے ہیں۔

آگیا ہے باتوں ہی باتوں میں مان جانے لگا اور یہ باتوں میں

اگر چہ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا، اور مرتا کیانہ کرتا یہ اجماع اور قیاس کو ماننے کا شخص ربانی دعویٰ کرنا بھی کافی نہیں ہے۔ اور نہ ہی ان کو مفید ہے کیونکہ میں رکعت تراویح پر اجماع امام نوویؒ نے کتاب ادا کار ص ۲۸۱ پر اور پہلی اونی سوتی جرابوں پر مسح نہ کرنے پر علامہ ابن نجیمؒ نے البحر الرائق ص ۱۸۲ ج ۱ پر اور اسٹھی تین طلاق کے تین ہونے پر علامہ ابن قیمؒ نے اغاثۃ اللہ فیہان ص ۲۳۳ ج ۱ پر نقل کیا ہے۔ اور تقریباً ۴۴ مسائل ایسے ہیں جن پر امت مسلمہ کا اجماع ہے لیکن غیر مقلدین اس کے منکر ہیں۔ لہذا اگر اجماع کے ماننے کا آج یہ دعویٰ کرتے ہیں تو قبروں سے فیوض پر اس اتفاق کو بھی مان لیں۔ یہ شرک کیوں بن گیا ہے۔

نیز نواب صاحب اپنے والد کی قبر کے بارے میں لکھتے ہیں۔

لا یزال یروی النور علی قبرہ الشریف والناس ینبئون بہ .

کہ آپ کی قبر شریف پر ہمیشہ نور رہتا ہے اور لوگ اس سے تبرک حاصل کرتے تھے
(التاج المکمل ص ۲۹۸ مطبوعہ مکتبہ دار اسلام)

اور غیر مقلدین کے عالم وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں:

قلت بهذا يدفع الشبهة التي اوردھا القاصرون انه

کیف یمکن استحصال الفیوض والبرکات و

برد القلب والانوار من ارواح الصالحاء بزيارة

(ہدیۃ امجدی ص ۶۳)

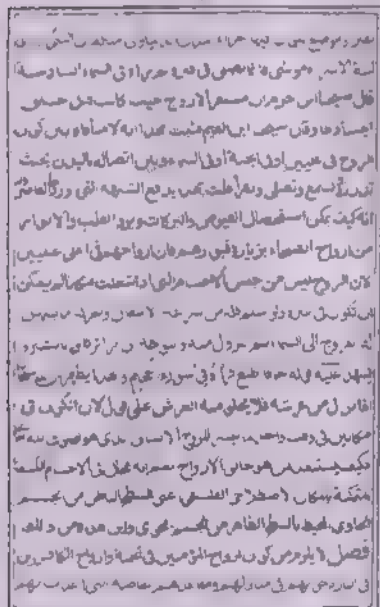
المسألة الأولى

یہ ہوں اس سے وہ شبہ بھی دور ہو جاتا ہے جو بعض کم عقل

حضراتِ نبی سے سامنے آتا ہے کہ صلیحہ کی قبور کی زیارت کر کے

ان کے لئے فیوض اور برکات اور انوار کا حصول کسے ممکن ہو

32

[illegible]

نوٹ:- وحید الزمان صدر روحوں سے فیوض کے منکر کو بے وقوف کہہ رہے ہیں۔ اب غیر مقلدین سنجیدگی سے غور کریں کہ کہیں ہوں سے فیوض کے انکار کی وجہ سے وہ بے وقوف تو نہیں بن گئے۔

نوٹ:- یہ عقیدہ الزاماً اس پر لکھ گیا ہے کہ موجودہ غیر مقلدین کے نزدیک قبروں سے فیض کا عقیدہ کفریہ اور شرکیہ ہے اس لئے ان کے مذہب کے مطابق ان کے بڑوں کا یہ عقیدہ کفریہ اور شرکیہ ہوگا۔

فاعتبروا يا اولي الابصار

فرمائیں:

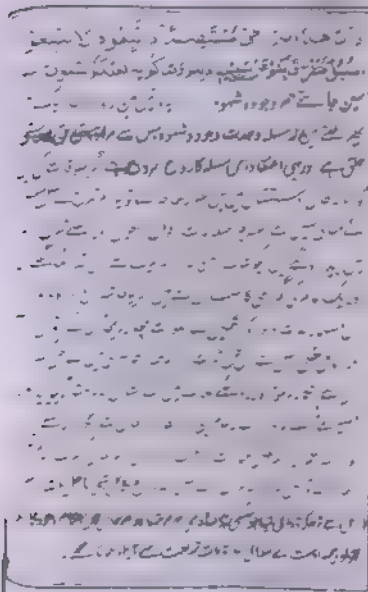
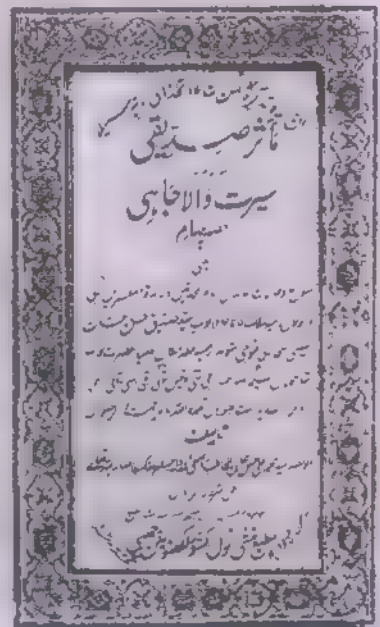
نواب صدیق حسن خان فرماتے ہیں۔

غیر مقدسین کے بانی نواب صدیق حسن اور رکن ثانی وحید اختر صاحب کے فتویٰ جات ملاحظہ فرمائیں:

نواب صدیق حسن خان فرماتے ہیں۔

کہ مسئلہ وحدت وجود دشہود جس سے مراد ہستی حق اور نیستی خلق ہے، اور یہی اعتقاد اس مسئلہ کا روح و لہجہ ہے۔ کہ میں مسئلہ وحدت وجود کو عقلی و نقی دلائل سے ثابت کرتا لیکن مسئلہ یہ ہے کہ کوئی سمجھ نہیں سکے گا۔ آخر میں لکھتے ہیں وگرنہ اگر حقیقتاً دیکھ جائے تو اس میں کوئی مابہ النزاع بات نہیں ہے اور کل شیء باطل و باطل اس سے بڑھ کر نا دانی کیا ہو سکتی کہ آدمی ہر مرتبہ اور ہر حال میں احکام وجود کا منکر ہو اور ہمہ اوست کے معنی نفوذ باللہ شریعت سے آزاد ہونا سمجھے۔

(ماثر صدیقی ص ۳۰ حصہ چہارم مطبع منشی نول کشور لکھنؤ)



اس عبارت میں نواب صاحب نہ صرف وحدت وجود کا اقرار کر رہے ہیں بلکہ اس کا غلط مطلب لینے والے یعنی اسے حلول کہنے والے کو نادان اور بیوقوف بھی کہہ رہے ہیں اور وحید الزمان صاحب نے ہدیۃ الہدی ص ۵۱، ۵۱ میں وحدت الوجود کو بالکل برحق تسلیم کیا ہے اور ۵۱ پر لکھا ہے کہ اس مسئلہ کا موجود شیخ ابن عربی تو اصول اور فروع کے لحاظ سے الحمد للہ تھا۔ نیز شیخ ابن عربی کو غیر مقلدین کے شیخ الکل فی الکل میاں نذیر حسین دہلوی نے بھی خاتم الولاية المحمدیہ (محمد ﷺ کی ولایت ان ہی پر ختم ہے) جیسے معزز القاب سے نوازا ہے (الحیات بعد الممات ص ۱۲۳) اور نواب صدیق حسن صاحب شیخ ابن عربی کے بارے میں لکھتے ہیں:

فجزاه الله عنا وعن سائر المسلمين جزاء حسناً والفاض علينا من انواره ، وكسانا من حلال اسرارہ ، ومقانا من حميا شرابه وحشر نافي زمرة احبابه ، بجاه سيد اصفياء وخاتم انبيائه .
(الراج المسکول ص ۶۷ مطبوعہ مکتبہ دار السلام)

کہ اللہ ان کو جزاء دے ہماری طرف سے اور تمام مسلمانوں کی طرف سے بہترین جزاء اور ان کے انوارات سے ہمیں مستفیض فرمائے اور ان کے اسرار و باطن کا لباس ہمیں پہنائے انکی شراب علم کی حرارت سے ہمیں سیراب فرمائیں ان کے احباب کے زمرے میں ہمارا حشر فرمائے۔ نبی کریم ﷺ کے مرتبہ اور مقام کے وسیلہ سے ہماری یہ دعا قبول فرمائے۔

اس عبارت سے فوت شدہ کا وسیلہ بھی ثابت ہو گیا جو کہ غیر مقلدین کے نزدیک شرکیہ عقیدہ ہے۔
آپ ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کرو : ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

نوٹ - غیر مقلدین وحدت وجود کو صوفیاء کی ایک اصطلاح کی بجائے عقیدہ کا عنوان دیتے ہیں اور پھر اس کو کفریہ اور شرکیہ عقیدہ کہتے ہیں۔ لہذا یہ لوگ غور کریں کہ ان کے مذہب کے مطابق ان کے بڑے اس عقیدے کے قائل ہونے کی وجہ سے کافر و مشرک تو نہیں ہوتے؟

عقیدہ نمبر ۲۰:- (شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا نوا کیا کہ جانتے ہیں)

مشہور غیر مقلد عالم محمد یوسف جے پوری صاحب احناف مقلدین میں ادیباء اللہ کے نہ ہوئے

پرویل دیتے ہیں کہ:

”ہبقت ابن رجب ص ۲۰۲ ج ۱ میں ہے کہ قبل للشیخ هل كان

الا ولياء على غير اعتقاد احمد بن حنبل لقال ما كان ولا يكون.

ترجمہ:- حضرت میران پیر سے پوچھا گیا حنبلی مذہب والوں کے سوا اور مذہب

میں کچھ ولی ہوئے ہیں یا نہیں فرمایا کہ نہ تو ہوئے ہیں اور نہ ہی ہوں گے۔

(حقیقۃ الفقہ ص ۱۸۳ مطبوعہ نعمان پبلشرز)

احناف کے ساتھ بغض و عناد میں ہوش ہی نہیں۔ اور یہ قرآن و حدیث کے کھوکھلے دعوے کرنے والوں نے بجائے قرآن و حدیث پیش کرنے کے ایک متروک و مردود قول سے جہاں مسلمہ حقیقت کا انکار کر دیا ہے وہاں اللہ تعالیٰ کے علاوہ مخلوق کے لیے علم غیب مان لیا ہے۔ لیکن گرامی قدر قارئین غیر مقلدین احناف کے ساتھ حسد اور بغض میں ہر قسم کا غلط عقیدہ اپنانے کے لیے تیار ہیں۔ براہ ترک تقلید کا کہ یہ انسان کو کہاں سے کہاں تک پہنچاتی ہے۔

غیر مقلدین چونکہ عام طور پر علماء دیوبند پر کفر و شرک کے فتوے کشف کرامات اور بعض احوال کی وجہ سے لگاتے ہیں اور ایسے واقعات اور عبارات کو علماء دیوبند کے عقائد یا درکراتے ہیں اس لیے ہم بطور الزام غیر مقلدین کے علماء کی چند ایسی عبارات پیش کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:-

عقیدہ نمبر ۲۱:- (زندہ اور مردہ کو علم غیب)

مشہور غیر مقلد عالم عبدالجید سوحدروی صاحب، قاضی محمد سلیمان منصور پوری غیر مقلد کا واقعہ

بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

”حضرت قاضی صاحب جب بھی لاہور تشریف لاتے تو مال روڈ پر حیات برادرز کے ہاں قیام فرمایا کرتے تھے فضل کریم بن حاجی حیات محمد، مکہ خرم کا بیان ہے کہ جس مکان پر آپ ٹھہر کرتے تھے اس کے قریب ہی ایک خانقاہ تھی جو اجڑی ہوئی تھی ایک دن آپ نے مجھ سے پوچھا کہ کیا یہاں کوئی قبر ہے میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے کہا آج رات خواب میں ہمیں وہ بزرگ ملے اور کہا کہ قاضی جی آپ اتنی بار یہاں تشریف لائے مگر ہمیں ایک بار بھی نہیں ملے قاضی صاحب نے یہ بھی فرمایا وہ بہت نیک اور صالح آدمی تھے فلاں جگہ کے رہنے والے تھے ادھر سے گزر رہے تھے کہ انتقال ہو گیا میں فضل کریم کہتے ہیں کہ اس کے بعد جب میں نے اس کی تحقیق کی تو وہ باتیں ویسی ہی ثابت ہوئیں جو قاضی صاحب نے بیان فرمائی تھیں یہاں تک کہ انکا نام اور پتہ بھی قاضی صاحب نے بتا دیا تھا۔

(کرامات الہمدیٹ ص ۸۳-۸۴)

خط کشیدہ عبارت پر غور فرمائیں کہ قاضی سلیمان منصور پوری غیر مقلد (سیرت النبی ﷺ) کے موضوع پر کتاب رحمۃ العالمین کے مصنف کے پاس وہ بزرگ رات کو قبر سے آئے اور انہوں نے کہا کہ آپ پہلے بھی کئی دفعہ آچکے ہیں لیکن ہم سے نہیں ملے تو قاضی صاحب نے میزبان کو اس قبر والے کا نام موت کا واقعہ اور علاقہ سب کچھ بتا دیا۔ شاباش یہ ہیں غیر مقلد کہ قبر میں پڑا ہوا بھی عالم الغیب ہے۔ بتا رہا ہے کہ آپ اتنی مرتبہ آئے اور میرے پاس نہیں آئے اور قاضی صاحب نے تو حد کر دی کہ اس کے بارے میں پوری تفصیل بتادی۔ غیر مقلد و بتاؤ آپ کے بڑے اگر ایسے عقیدے کے بعد بھی مسلمان تھے تو پھر آج مخلوق کیلئے علم غیب ثابت کرنے والوں کو کافر کیوں کہتے ہو۔

مشہور غیر مقلد مولا نا غلام رسول صاحب کا واقعہ ہے۔

حاجی کرم الہی میاں سنگھ نے بیان کیا کہ میری شادی کے موقعہ پر میری والدہ کا زیور

گم ہو گیا جس جگہ رکھا تھا۔ بہت بڑا دفعہ وہاں دیکھا لیکن کچھ پتہ نہ چلا اور جگہ بھی تلاش کیا لیکن بے فائدہ میری والدہ مولوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئی اور زیور کے گم ہونے کا ذکر کیا آپ نے فرمایا جاؤ جس جگہ رکھا تھا وہیں پڑا ہوا ہے میری والدہ نے پھر آکر دیکھا تو زیور اسی جگہ پڑا تھا۔

(سوانح حیات مولانا غلام رسول ص ۱۰۴-۱۰۵)

دوسرا واقعہ:- ایک جام آپ (مولانا غلام رسول) کی حجامت کر رہا تھا۔ اس نے کہا حضرت میرا بیٹا کئی سال سے باہر گیا ہوا ہے معلوم نہیں وہ کس جگہ ہے زندہ ہے یا مر گیا ہے۔ ایک ہی بیٹا ہے بہو جوان ہے دعا فرمادیں یا مجھ کو پڑھنے کے واسطے بتادیں کہ آ جاوے آپ خاموش رہے حجام کہتا ہے کہ مجھے ایسا معلوم ہوا کہ مولوی صاحب کچھ پڑھتے ہیں۔ جب حجامت کرا چکے تو میں نے پھر عرض کی آپ نے فرمایا وہ تو گھر میں روٹی نمکین نخود کے ساتھ کھا رہا ہے جا کر دیکھو حجام کہتا ہے کہ میں آپ کا یہ فرمان سن کر حیران رہ گیا کیونکہ میں آپ کی کرامات بہت سی سن چکا تھا لہذا میرے دل میں خیال پیدا ہو گیا کہ شاید میرا بیٹا آ گیا ہو۔ جب میں گھر گیا تو میرا بیٹا نخود کی روٹی کھا رہا تھا اس نے کہا میں سکھر ملک سندھ میں آنا گوند رہا تھا پانی لینے کے واسطے باہر نکلا ہوں معلوم نہیں کیا ہوا مجھے کسی نے اٹھایا طرفہ العین میں یہاں اپنے گاؤں میں پہنچ گیا ہوں۔ میرا کل سامان اور اوزار وغیرہ سکھر میں پڑے ہوئے ہیں

(سوانح حیات ۱۰۷-۱۰۸)

نمبر ۲۲:-

(انسان کتابین گیا)

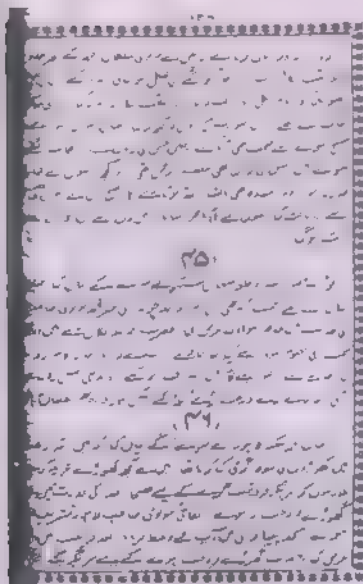
مشہور غیر مقلد عالم غلام رسول کا واقعہ لکھا ہے:

کہ موضع مرالیوالہ میں ہمارا ایک رشتہ دار سلطان احمد نامی رہتا تھا بڑا متمول آدمی تھا ان کا مہسایہ ایک لوہار تھا جو نامی چور تھا یہ وہ سلطان احمد صاحب نے میرے سامنے بیان کیا کہ میں نے مولوی صاحب کے آگے عرض کیا کہ میرے بچے قیم ہیں رات بھر ہمارا مہسایہ لوہار سونے نہیں دیتا وہ ہر وقت اسی کوشش میں رہتا ہے کہ موقع بنے تو سب کچھ لوٹ لوں آپ نے کچھ پڑھنے کے لیے فرمایا اور کہا کہ پڑھ کر بے فکر ہو کر سو رہا کرو انشاء اللہ وہ کتاب بھونک بھونک کر خود ہی چلا جایا کرے گا تو ایسا ہی ہوتا رہا اس کے بعد مولوی (غلام رسول) صاحب جلد ہی فوت ہو گئے وہ لوہار خود بیان کرتا ہے کہ میں نے مولوی سلطان احمد کے گھر جا کر چار دفعہ نقب لگائی جب اندر جاتا تو کتے کی شکل ہو جاتی اور کتے ہی کی طرح بھونکتا ہوا باہر نکلتا۔ ایک دفعہ نقب لگا کر اندر گیا بیوی صاحبہ جاگ رہی تھی میری صورت مسخ ہوتی دیکھ کر کہا بھائی تیری صورت مسخ ہونے سے تعجب بھی آتا ہے لیکن جس کی زبان سے یہ کلمات نکلے ہیں اس کی زبان بھی سیف الرحمان تھی جو کچھ انہوں نے کہا وہ ضرور ہوا اور آئندہ بھی انشاء اللہ ہوتا رہے گا۔

سوانح حیات حضرت مولانا غلام رسول، ص ۱۳۷-۱۳۸، تالیف و تصنیف مولانا عبدالقادر خلیف اکبر

حضرت مولانا مرحوم مطبوعہ فضل بکڈ پوار دو بازار گوجرانوالہ)

اگلے صفحہ پر عکس ملاحظہ کریں۔



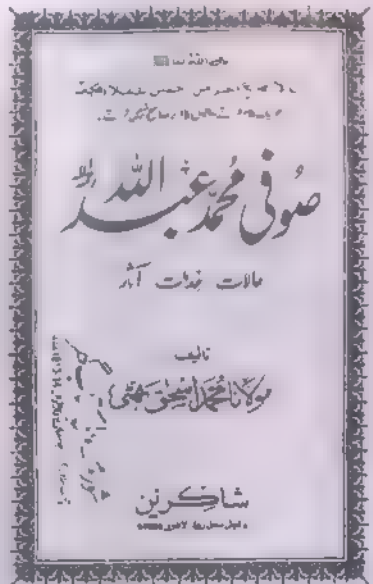
اس غیر مقلد مولوی غلام رسول صاحب کے القابات کتاب کے اوپر اس طرح لکھے ہیں عالم باعمل واعظ بے بدل حاجی حرمین شریفین مقبول داریں جامع معقول ومنقول حاوی فروع واصول حضرت مولانا غلام رسول۔

حاجی حرمین کے لقب سے ایک بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ غیر مقلدین میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو حرمین شریفین میں گئے بغیر بھی حاجی ہیں۔

عقیدہ نمبر ۲۳: (موت پر اختیار)

مشہور غیر مقلد عالم غلام رسول قلعہ میاں سنگھ کا واقعہ ہے۔

حافظ غلام محمد صاحب ساکن سدہ ضلع شاہ پور ایک دن مولوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مولوی صاحب کو دیکھ کر بہت روئے مولوی صاحب نے رونے کا سبب دریافت فرمایا حافظ صاحب نے بیان کیا کہ گاؤں کا نمبر دار مجھے سخت سزا ایذا



غیر مقلد نے اللہ سے مانگنے کے بجائے بھینس کی دم پکڑ کر اس سے زبردستی کٹیاں وصول کیں اور بھینس
 بچاری بھی شاید ڈر گئی ہوگی کہ آج میری دم نام نہاد اُلحدیٹ کے ہاتھ میں ہے اگر کٹیاں نہ دیں تو۔۔۔۔۔
 شاہد یہی وجہ ہے کہ غیر مقلدین کے مجدد اور ان کے والد محترم جناب نواب صدیق حسن خان نے
 اللہ تعالیٰ کی بجائے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو غوث اعظمؒ لکھا ہے چنانچہ لکھتے ہیں: غوث اعظمؒ نے
 غیہ الطالین میں لکھا ہے۔ (الاحتواء علی مسئلہ الاستواء ص ۲۳ مطبوعہ محمدی لاہور) اصل عکس ص ۵۰ پر ملاحظہ کریں
عقیدہ نمبر ۲۵:- (جمہرات کو روحوں کا گھروں میں آنا)
 لکھوی خاندان کا مشہور غیر مقلد حافظ محمد لکھوی صاحب لکھتے ہیں:

رات جمعہ دی مغرب پیچھے ہک روایت آئی

آون روح وچ اپنے خویشاں یا جتھ ہے آشنائی

(احوال الآخرت ص ۷ مطبوعہ ملک بشیر احمد تاجر کتب، کشمیری بازار لاہور)

محترم قارئین غیر مقلدین کے اللہ تعالیٰ اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے متعلق عقائد کے بعد حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے متعلق ان کے علماء کے چند عقائد ملاحظہ فرمائیں۔

عقیدہ نمبر ۲۶:- (بعض صحابہ رضی اللہ عنہم) فاسق ہیں (نعوذ باللہ

مشہور غیر مقلد عالم وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں:

المن كان مومنا كمن كان فاسقا ومنه يعلم ان من الصحابه من

هو فاسق كالوليدو مثله يقال في حق معاويه وعمر ومغيره و

سمره ومعنى كون الصحابة عدو لا انهم صادقون في الرواية

لا انهم معصومون (نزل الابرار من نقاب النبي الخارص ۹۴ ج ۳)

ترجمہ:- کیا پس وہ شخص جو مومن ہو فاسق کی طرح ہے اور اسی سے معلوم ہوا کہ بے شک

صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے بعض وہ ہیں جو فاسق ہیں۔ جیسے ولید (بن عقبہ رضی اللہ عنہ) اور اسی طرح کہا

جائے گا۔ معاویہ (بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ) کے حق میں اور عمرو (بن العاص رضی اللہ عنہ) اور مغیرہ

(بن شعبہ رضی اللہ عنہ) اور سمرہ (بن جندب رضی اللہ عنہ) کے حق میں اور صحابہ کے عادل ہونے کا

مطلب یہ ہے کہ وہ (نبی ﷺ) کی بات نقل کرنے میں صادق ہیں نہ یہ کہ وہ معصوم ہیں۔

غیر مقلدین کا صحابہ رضی اللہ عنہم و رضواعتہ کے متعلق یہ عقیدہ قرآن کریم اور احادیث متواترہ کے

صراحۃً خلاف ہے۔ اور شیعہ کی واضح ترجمانی ہے۔

اصل عکس اگلے صفحہ پر ملاحظہ کریں۔

من رد الذل بدخیرایفقه فی الذر

محمد علی وند

المجلد الثالث

من

نزل الإبرار

من

فقه النبی المختار

ترجمہ از مولانا محمد علی وند صاحب مدرسہ دارالعلوم دیوبند
باعتبار اہل السنۃ والجماعۃ فی تفسیر القرآن کریم

فی مطبع سعید المطابع فی بلاد بنارس
۱۳۲۵ھ

عقیدہ نمبر ۲۷:- (صحابہ رضی اللہ عنہم) مشیت زنی کرتے تھے) نفوذ بالذہن

مشہور غیر مقلد عالم نواب صدیق حسن خان کے بیٹے نواب نور الحسن خان کہتے ہیں:

واحادیث واردہ درمنع از نکاح بدست ثابت و صحیح نشدہ بلکہ بعض اہل علم نقل ایں

استثناء از صحابہ نزد غیبت از اہل خود کردہ اند و در مثل ایں کار حرج نیست

(عرف الجادی من جتان ہدی الہادی ص ۲۰ مطبوعہ مطبع صدیقی بموہال)

ترجمہ:- اور اپنے ہاتھ سے منی نکالنے سے منع کی احادیث صحیح اور ثابت نہیں ہیں بلکہ

میں نے یہ دیکھا کہ اس کے پاس ایک کتاب تھی۔
اس کی کاپی میں لکھا تھا کہ "میں نے اپنے
پیشہ کو اپنا پیشہ نہیں سمجھا، بلکہ

[illegible]

تقریباً کم عمری کے ۲۰ کی دانت لی پوسٹ لگائے جاتے ہیں۔

[illegible]

۴-۵-۶

وہابیوں کی طرف سے



شہنشاہ محمادی

ماہر کے لئے جو شخص نہیں جانتا ہے وہ، جو
 نہ جانتا ہے نہ خود بھی اور نہ تار و جوتے
 لکھ کر جانتا ہے کہ وہ کون سا لکھ کر

عقرب مولا محمد سندھو گزنی



مكتبة محمدية

قارئین بہت معذرت میرے پاس اصل کتاب میں لائن پرنٹل کے نشان کی وجہ سے ”حضرت فاروق کی سبجہ“ معتبر نہ ہونا“ عنوان ٹھپ گیا ہے۔ اور غیر مقلدین کے شیخ الاسلام ثناء اللہ امرتسری صاحب محمد جو ناگزرمی کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے تین طلاقوں کے تین ہونے والے فتوے کے متعلق لکھتے ہیں۔ ”دوستو! اگر اسی پر اصرار ہے کہ نہیں حضرت عمر یہ فتویٰ ابد الابد کے لیے شرعی طور پر ہی دیا ہے تو ہم کتبہ میں پھر آپ اور ہم اسے کیوں مانیں ہم فاروقی تو نہیں محمدی ہیں۔ ہم نے انکا کلمہ تو نہیں پڑھا۔“

آنحضرت ﷺ کا کلمہ پڑھا ہے۔“ (فتاویٰ ثنائیہ ص ۲۵۲ ج ۲ مطبوعہ مکتبہ ثنائیہ سرگودھا)

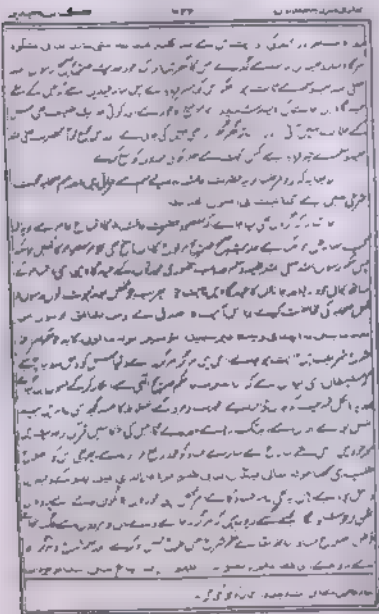
آنحضرت ﷺ کا کلمہ پڑھا ہے۔“
اصل عکس صفحہ ۵۰ پر ملاحظہ کریں۔

عقیدہ نمبر ۲۹:- (صحابی بات کوئی حجت نہیں) نعوذ باللہ

غیر مقلدین کے شیخ الکل فی الکل میاں نذیر حسین دہوی صاحب لکھتے ہیں:

رابعا یہ کہ لو فرضاً تو یہ حضرت عائشہؓ اپنے فہم سے فرماتی ہیں۔ اور فہم صحابہ حجت شرعی نہیں ہے کما ثبت فی اصول الحدیث۔ بلقظہ

(فتاویٰ نذیریہ ص ۶۲۲ ج ۱ مطبوعہ نور اکیڈمی سرگودھا)



اور مشہور غیر مقلد نواب نور الحسن صاحب لکھتے ہیں:

در اصول مقرر شدہ کہ قول صحابی حجت نیست۔

(عرف الجادی من جنان ہدی الہادی ص ۱۰۱)

کہ اصول میں یہ بات طے شدہ ہے کہ صحابی کا قول حجت نہیں ہے۔

ترجمہ۔

عقیدہ نمبر ۳۱:- حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) بغیر توبہ کے مری تو مرتد مری (نعوذ باللہ)۔
حضرت مولانا قاری عبدالرحمان پانی پٹیؒ فرماتے ہیں کہ مولوی عبدالحق بناری (غیر مقلد) کا فتویٰ جو
متحدہ کامیرے پاس موجود ہے۔ اور مولوی عبدالحق نے بر ملا کہا کہ عائشہ علی سے لڑی اگر توبہ نہ کی ہوگی
مرتد مری اور یہ بھی دوسری مجلس میں کہا کہ صحابہ کا علم ہم سے کم تھا۔ ان کو ہر ایک کو پانچ پانچ حدیثیں؛
تھیں ہم کو ان سب کی حدیثیں یاد ہیں۔ (کشف الحجاب ص ۴۲)۔

